مدیر کے نام

محمد ابراہیم ،اسکردو

'حکومت کی کارکردگی اور آنے والے انتخابات' (اکتوبر۲۰۱۲ء)، متوقع قومی انتخابات کے پیش نظر اہم تحریر ہے۔ امیر جماعت سید منورحسن صاحب نے جہاں انتخابات کی اہمیت اور قوم کو اپنی حالت کے بدلنے کے اہم موقع کو سوچ سمجھ کر استعمال کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے، وہاں موجودہ حکومت کی محاذ آرائی اور تصادم کی سیاست، اہم ملکی مسائل بالخصوص بلوچستان اور کراچی کی تشویش ناک صورت حال اور ناٹو سپلائی کا ملک دشمن فیصلہ اور دیگر مسائل کا تذکرہ کرتے ہوئے حکومت کی کارکردگی کا مختصراً جائزہ بھی لیا ہے اور قوم کے لیے لائحہ عمل پیش کیا ہے۔ انتخابی مہم کے پیش نظر اس تحریر کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔

عبدالرشید عراقی ،سوہدرہ، گوجرانوالہ

'شام: اسد خاندان کا مجرمانہ دورِ حکومت' (نومبر۲۰۱۲ء) پڑھ کر بڑی اذیت ہوئی۔ اس خاندان کے ظلم وستم کی داستان پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہوگئے کہ اپنے اقتدار کی خاطر اس ظالم خاندان نے شامی عوام پر ظلم وستم کی انتہا کردی ہے۔ حافظ الاسد ایک ظالم اور سفاک حکمران تھا اور اس کا بیٹا اپنے ظالم اور سفاک باپ سے آگے بڑھ گیا ہے اور ہنوز اس کا ظلم وستم شامی عوام پر جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی لاٹھی بے آواز ہے۔ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ان شاء اللہ وہ دن دُور نہیں جب ظالم حکمران کو اپنے کیے کی سزا ملے گی اور شامی عوام اپنے صبروتحمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق ٹھیریں گے۔ اسلامی میڈیا کو ظالم حکمران کے خلاف آواز اُٹھانی چاہیے۔

محمد صادق کھوکھر ،لسٹر، برطانیہ

'اقبال اور سیکولرازم' (نومبر۲۰۱۲ء) او رعلامہ محمد اسد کی تحریر 'ہم کیوں پاکستان بنانا چاہتے ہیں؟' (اگست، ستمبر۲۰۱۲ء) بہت پسند آئے۔ چراغِ راہ کے سوشلزم نمبر پر تبصرہ (ستمبر۲۰۱۲ء) بہت اچھا تھا اور یہ جملہ بھی خوب تھا کہ: ''آپ کی محنت قابلِ داد اور طباعت کے معاملے میں شدید تساہل قابلِ فریاد ہے''۔ براہِ کرم محمد اسد کی مزید تحریر شائع کریں، نیز محترمہ مریم جمیلہ پر بھی کسی کو لکھنا چاہیے۔ یہ دونوں شخصیات نومسلم تھیں۔ دونوں نے اسلام کی خاطر اپنے وطن چھوڑ کر پاکستان ہجرت کی لیکن ہم نے انھیں کوئی اہمیت نہیں دی۔ بیرونِ ملک ان پر کتب اور مضامین لکھے جاتے ہیں لیکن ہمیں کچھ خبر ہی نہیں۔

فقیر واصل واسطی، لاہور

'جنسی تعلیم اسلامی اقدار کی تناظر میں' (جون ۲۰۱۲ء) بہت ہی اچھا لکھا۔ مگر اس میں بھی ڈاکٹر صاحب کی شانِ اجتہادی نمایاں ہے۔ دو مثالیں ملاحظہ ہوں۔ قرآن کریم جنسی جذبے کو حلال و حرام اور پاکیزگی اور نجاست کے تناظر میں بیان کرتا ہے تاکہ حصولِ لذت ایک اخلاقی ضابطے کے تحت ہو نہ کہ فکری اور جسمانی آوارگی کے ذریعے۔ چنانچہ عقیدۂ نکاح کو ایمان کی تکمیل اور انکارِ نکاح کو اُمت مسلمہ سے بغاوت کرنے سے تعبیر کیا گیا ہے (ص ۶۴)۔ پتا نہیں یہ کسی آیت کا ترجمہ ہے یا حدیث کا، یا کوئی اجماعی قانون ہے؟ ایک اور جگہ وعن شبابه فیما ابلاہ سے درج ذیل نتیجہ اخذ کیا ہے۔ احادیث بار بار اس طرف متوجہ کرتی ہیں کہ یوم الحساب میں جو سوالات پوچھے جائیں گے، ان میں سے ایک کا تعلق جوانی سے ہے اور دوسرے کا معاشی معاملات سے۔ گویا جنسی زندگی کا آغاز شادی کے بعد ہے، اس سے قبل نہیں (ص ۶۶)۔ ایک تو یہ کہ الفاظِ حدیث عام ہیں۔ دوسرے یہ کہ جوانی اور شادی میں کیا نسبتِ مساوات ہے؟

محمد اصغر، پشاور

'اسلام کے اقتصادی نظام کے نفاذ کا پہلا قدم ___ بیع سلم' (جون ۲۰۱۲ء) میں نجی سطح پر سود کے خاتمے کے قانون (۲۰۰۷ء) کے حوالے سے لکھا گیا ہے کہ اسی قانون کو صوبہ سرحد میں بھی نافذ کیا گیا تھا اور اے این پی کی موجودہ حکومت نے اسے غیر مؤثر کر دیا ہے۔ (ص ۵۴)

ریکارڈ کی درستی کے لیے میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ راقم اُس ٹیم کا حصہ تھا جس نے پروفیسر خورشید احمد صاحب کی قیادت میں صوبہ سرحد میں ایم ایم اے کی حکومت کے دوران معیشت سے سود کے خاتمے کی جدوجہد میں حصہ لیا تھا۔ ایم ایم اے کی صوبائی حکومت نے پنجاب اسمبلی کے مذکورہ بالا قانون کو اختیار/ نافذ (adopt) نہیں کیا تھا بلکہ ایک الگ اور مربوط منصوبہ بندی کے تحت بنک آف خیبر ایکٹ کا ترمیمی بل ۲۰۰۴ء صوبائی اسمبلی سے منظور کروا کر بنک آف خیبر کی تمام سودی شاخوں کو اسلامی بنکاری کی برانچوں میں تبدیل کرنے کی راہ ہموار کی تھی۔ اس ایکٹ کا پنجاب اسمبلی کے منظور کردہ ایکٹ کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔ تاہم صوبائی معیشت کو اسلامیانے کے لیے ایک الگ کمیشن جسٹس فدا محمد خان، جج شریعہ کورٹ، سپریم کورٹ آف پاکستان کی صدارت میں قائم کیا گیا تھا جس کا راقم بھی رُکن تھا۔ اِس کمیشن نے بڑی محنت کے ساتھ رپورٹ مرتب کی کہ کس طرح صوبائی معیشت کو سود سے پاک کیا جاسکتا ہے۔ افسوس کہ کچھ بیوروکریٹک کوتاہیوں اور اعلیٰ سیاسی قیادت کی عدم دل چسپی کے باعث کمیشن کی سفارشات حتمی شکل اختیار نہ کرسکیں اور ایم ایم اے کی حکومت کا دورانیہ مکمل ہوگیا۔

واضح رہے کہ اے این پی کی حکومت نے مکمل طور پر بنک آف خیبر کو دوبارہ سودی کاروبار میں تبدیل نہیں کیا بلکہ بنک کی پرانی سودی برانچوں کو اسلامی برانچیں بننے سے روکنے کے لیے بنک آف خیبر ایکٹ میں دوبارہ ترمیم کر کے اللہ کے غضب کو دعوت دی ہے۔ لیکن اس کے باجود وہ بنک آف خیبر میں اسلامی برانچوں کو غیر مؤثر کرنے یا نقصان پہنچانے میں (کوشش کے باوجود) کامیاب نہ ہوسکے۔ لہٰذا ایم ایم اے دور کا کام محفوظ اور intact ہے اور ان شاء اللہ جب دوبارہ ہمیں اقتدار ملے گا تو اسلامی بنکاری اور اسلامی معیشت کے کام کا آغاز وہیں سے ہوگا جہاں اِسے اے این پی اور پیپلز پارٹی کی مخلوط صوبائی حکومت نے پھیلنے سے روکا ہے۔

عالمی **ترجمان القرآن** ایک مشن، ایک پیغام، ایک دعوت ہے۔ ۸۰سال سے باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔

آج دنیا میں حق و باطل کی جو کش مکش برپا ہے، اس کا سرا اس رسالے میں شائع ہونے والی تحریرات میں تلاش کیا جاسکتا ہے۔

آپ رسالہ پڑھ لیتے ہیں، فائدہ اُٹھاتے ہیں، بہت اچھا کرتے ہیں۔ لیکن یہ کافی نہیں۔ اپنی استطاعت کے مطابق ہر ماہ یہ رسالہ آگے پہنچائیں، اس سے جو خیر رُونما ہوگا آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہے۔ اپنے مقام پر رسالہ حاصل کرنے میں دقت ہو تو دفتر سے رابطہ کیجیے۔ یہ دعوت پھیلانا سب سے اہم سنت نبویؐ ہے۔ آپؐ نے ساری زندگی اسی میں صرف کی ہے۔ اللہ نے آپ کو اسی کام کا مکلّف کیا ہے۔ پیچھے نہ ہٹیے، آگے بڑھیے۔ وقت کے ذریعے، مال کے ذریعے، صلاحیت کے ذریعے۔ باطل مغلوب ہونے کے لیے ہے، اللہ کا دین غالب ہونے کے لیے ہے۔

وَ جَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا (۹:۴۰)

اس جدوجہد میں اپنا حصہ ادا کیجیے، محض تماشائی بن کر نہ رہ جایئے!

عالمی ترجمان القرآن کے نئے موبائل فون نمبر

0345-4488271 , 0303-4488271 , 0307-4112700